Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ رمضان ۱۳۹۲ھ ، ۲ نبوت ۱۳۵۱ہش ، ۲ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ یکم نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

آپ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

"خطوط کے جواب پشاور میں نہیں لکھوا سکی یہاں ماہ رمضان میں کوشش کی ہے اور اکثر کے جواب لکھوائے ہیں۔ غیر ممالک کے خطوط بھی بہت سے جمع تھے، اکثر کے جواب لکھوائے ہیں دستی خطوط بھی بہت ملتے ہیں۔ مَیں الحمد للہ بعونہٖ تعالیٰ سب لکھنے کہنے والوں کے لئے التزام سے دعا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کے مقاصد بر لائے اور تکالیف سب دُور فرمائے اور سب جماعت کے لئے دینی دُنیوی تمام حسنات کی دعاؤں کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دعا بھی آخر دم تک بخشے اور شرفِ قبولیت بھی عطا فرمائے۔ آمین

میری صحت اور سب خاندان (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے بیماروں کو اور میری بھی سب اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام مبارکہ"

ربوہ۔ یکم نبوت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے البتہ نزلہ زکام کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے بھی بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت خفیف سا افاقہ ہے۔ ڈاکٹروں نے دو ماہ تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کو گذشتہ کئی روز سے معدے میں درد اور انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبد السلام اختر ایم۔ اے۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک ہونے کا اس سے بہتر کوئی اور طریق نہیں ہے کہ ہر قسم کے تکبر سے بچا جائے

سچی معرفت یہی ہے کہ انسان عجز و انکسار کے ساتھ خدا سے اس کا فضل طلب کرے

"میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اِس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وُہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان ہی سے آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سُورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نُور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت، سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئ محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک اور روشنی اور نیکیوں کے لئے قوّت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصّہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرحِ صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقّی ہو۔ کیونکہ جس قدر وُہ اپنے آپ کو لاشئ سمجھے گا اُسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالےٰ سے اُتریں گے جو اُس کو روشنی اور قوّت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمّید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دُنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبّر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سیّد عبد الحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہِ نبوت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی دُعا اور اس کی ماہیت

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین میں قبولیت دعا پر زندہ یقین اور زندہ ایمان پیدا کر دکھایا اور اس طرح انہیں تائید و نصرت الٰہی کا مورد بنا کر ان میں غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے چلانے کی اہلیت پیدا کر دکھائی۔ آپ نے دعا کی حقیقت اور عظمت و اہمیت کو واضح کر کے دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استمداد کو ان میں اس طرح راسخ کیا کہ وہ تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنتے چلے گئے۔

جس زمانہ میں آپ مبعوث ہوئے مسلمانوں کو دعا کی قبولیت پر حقیقی ایمان حاصل نہ رہا تھا اور وہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استمداد سے یکسر غافل ہو چکے تھے۔ وہ نماز کو ہی دُعا کا قائم مقام سمجھ کر اس غلطی کا شکار ہو گئے تھے کہ ظاہری نماز ادا کرنے سے ہی نماز کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ نماز اپنے معنوں اور غرض و غایت کے اعتبار سے ایک دعا ہی ہے لیکن یہ اصل اور حقیقی دعا کی قائم مقام نہیں بن سکتی۔ ظاہری نماز اگر جسم ہے تو اصل اور حقیقی دعا اس کی روح ہے۔ جسمانی نماز مقرر ہی اس لئے کی گئی ہے کہ تا وہ روحانی نماز جو سر تا سر اصل اور حقیقی دعا سے ہی عبارت ہے کے لئے محرک کا کام دے۔ جب جسمانی نماز روحانی نماز سے اتصال پکڑتی ہے تو نماز اپنے اصلی معنوں میں نماز کہلاتی ہے۔ آپ نے پہلے جسمانی نماز کو ہی اصل اور حقیقی دعا کا قائم مقام سمجھنے کی غلطی واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنیوالی چیز ہے، وہ گداز کرنیوالی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

نماز ہی کو اصل اور حقیقی دعا کا قائم مقام سمجھنے اور اس طرح حقیقی دعا سے غافل ہو کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا دروازہ اپنے اُوپر بند کرنے کی غلطی واضح کرنے کے بعد آپ نے جسمانی نماز جو ظاہری اعتبار سے ہم پانچ وقت ادا کرتے ہیں اور روحانی نماز یعنی اصل اور حقیقی دعا کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے، اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔ اور شریعتِ اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو۔ . . . جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں بھی حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

یہی وہ حقیقی دعا ہے جو عبادت کے حق میں بمنزلہ روح کے ہے اور جب یہ حقیقی دعا جسمانی عبادت سے اتصال پکڑتی ہے تو اسے رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش سے ہمکنار کر دیتی ہے اور دعا کرنے والے کو تائید و نصرت الٰہی کا مورد بنا کر اُسے فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہے۔ یہ مشکلات و مصائب کے تند و تیز سیلاب میں کشتی بن کر انسان کو غرق ہونے سے بچاتی اور ساحلِ مراد پر بعافیت پہنچانے کا وسیلہ ثابت ہوتی ہے۔ اور اس دعا سے قطعی اور یقینی طور پر ہلاک کرنے والا ہر زہر بالآخر تریاق بن جاتا ہے۔ اس حقیقی اور اصلی دعا کے بغیر جسمانی نماز کی حیثیت بے روح اور بے مغز عبادت سے زیادہ نہیں ہوتی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی اصل اور حقیقی دعا جو معرفت کے بعد فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے عبادت کا مغز ہے۔ ظاہر ہے جو عبادت مغز سے خالی ہو وہ حقیقی معنوں کی رو سے عبادت نہیں کہلا سکتی۔

یہی وہ اصل اور حقیقی دعا ہے جس کا ذوق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر پیدا کر کے ہماری نمازوں کو زندگی کی روح سے معمور کر دکھایا ہے۔ اور زندگی کی روح سے معمور نماز ہی مومن کی معراج کہلاتی اور اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی مصداق قرار پاتی ہے۔ یہ دعا ہی ہماری حفاظت اور ہماری ترقی اور غلبۂ اسلام کے انتہائی اہم اور عظیم کام میں ہماری کامیابی کی ضامن ہے۔ یہ دعا ہی ہماری سب سے قیمتی متاع اور سب ہتھیاروں سے بڑھ کر کارگر وہ واحد ہتھیار ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مسلح کیا ہے۔ اس ایک اور اکیلے ہتھیار کی مدد سے ہی ہم اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

رمضان کے آخری عشرہ میں جس میں ہم بحمد اللہ تعالیٰ داخل ہو چکے ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس اصل اور حقیقی دعا سے آخری عشرہ کی مخصوص عبادات کو زندگی کی حقیقی روح سے معمور کرنے اور انہیں پُر مغز بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تا اِسکی مقناطیسی کشش رحمتِ ایزدی اور تائیدِ خداوندی کو کھینچ کر ہمیں نصرت الٰہی کا اس رنگ میں مورد بنانے کا موجب ثابت ہو کہ ہم مخالفتوں کے طوفانوں میں سے بحفاظت گزر کر اور مشکلات و مصائب کے پہاڑوں کو بآسانی پھلانگ کر اور دشمنانِ اسلام کی بھڑکائی آگ کو آنکھ کے پانی سے چشمِ زدن میں بجھا کر غلبۂ اسلام کی منزل کیطرف پوری پامردی اور ظفر مندی کے ساتھ بڑھتے چلے جائیں اور راستہ میں رُکے بغیر منزل پر پہنچ کر ہی دم لیں۔

خدائے ذوالمجد والعطاء جس نے اپنے مسیحِ پاکؑ کے ذریعہ ہمیں معرفت کے رنگ میں اصل اور حقیقی دعا کی ماہیت سے آگاہی بخشی ہے اپنے فضل خاص کے ذریعہ یہ دعا ہمارے لئے پیدا کر دکھائے اور اس کی وساطت سے ہمیں غلبۂ اسلام کی التجائیں اپنے حضور پیش کرنے کی توفیق بخشے اور پھر خود ہی انہیں قبول فرما کر ہمیں ہماری مراد عطا کر دے۔ امین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

امامِ وقت کی خواہش

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے ایام میں خاص طور پر دُعائیں فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذیل کی خواہش جلد پُورا فرمائے۔

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دُعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز اس سال کے اندر کھول دیں یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ۱۶ ہیلتھ سنٹرز کُھل چکے ہیں اللہ کرے کہ باقی چودہ ۱۴ کے بھی جلدی کھلنے کے سامان ہو جائیں تا ۳۰ کی تعداد پوری ہو جائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیثِ نبویہؐ کا درس

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ)

(۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

(البخاری ومسلم)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے تو اپنا سر کھڑکی میں سے میرے قریب کر دیتے۔ حضور خود مسجد میں ہی ہوتے تھے میں آپ کے بالوں کو کنگھی کر دیتی تھی حضور گھر میں سوائے قضائے حاجت کے نہیں آیا کرتے تھے۔

تشریح:-

اعتکاف ایک طوعی عبادت ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں روزہ کے ساتھ مسجد میں عبادت کے لئے بیٹھ رہنے کا نام اعتکاف ہے۔ اس کی ضروری شرط یہ ہے کہ معتکف سوائے قضاء حاجت کے مسجد سے باہر نہیں جا سکتا اور ہمہ وقت ذکرِ الٰہی، نماز، تلاوت اور دعاؤں میں مشغول رہتا ہے۔

حضور علیہ السلام شارع نبی ہیں اسوۂ حسنہ ہیں آپ نے عمل سے بتایا کہ اعتکاف میں مسجد کے اندر رہنے کی پابندی ہے حضور کا مکان مسجد کے ساتھ ہی تھا۔ آپ کے سر کے بال زیادہ تھے حضرت عائشہؓ سر کے بالوں کو گھر میں رہ کر کنگھی کر دیتی تھیں۔

(۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز ادا فرمانے کے بعد اپنے جائے اعتکاف میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔"

تشریح:-

اعتکاف کے وقت میں علماء میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد اعتکاف میں جانا چاہیئے۔ اس لئے بیس رمضان کی صبح سے اعتکاف سمجھنا چاہیئے۔

(۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (البخاری ومسلم)

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے سخی تر تھے اور رمضان کے مہینے میں آپ کی سخاوت انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔ رمضان میں حضرت جبرئیل ہر رات آپ سے ملتے تھے۔ آپ انہیں قرآن مجید سناتے تھے۔ ان اوقات میں حضور بادلوں کے لئے بھیجی گئی ہواؤں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

تشریح:-

رمضان المبارک میں روحانی احساسات کی شدّت بنی نوع انسان کے لئے جذباتِ ہمدردی کو بہت ابھار دیتی ہے اور مومن کی جود و سخا بہت بڑھ جاتی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس بارے میں بہترین نمونہ ہیں۔ پھر جوں جوں انسان کو قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اس کی یہ ہمدردی بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ مخلوقات اللہ تعالےٰ کا کنبہ ہے۔ ان سے حسن سلوک انسان کو اللہ تعالےٰ کے قریب تر کر دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ معتکف کے لئے مسنون طریق یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت کے لئے نہ جائے اور نہ جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد سے باہر جائے نہ بیوی کو چھوئے یا اس سے مباشرت کرے اور سوائے قضائے حاجت کے مسجد سے نہ نکلے اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا پھر اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جامع مسجد میں ہو۔

تشریح:-

اعتکاف کے لغوی اور اصطلاحی معنوں کے پورا کرنے کے لئے ان پابندیوں کا ہونا ضروری ہے جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر فرمایا ہے انہوں نے یہ استدلال نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی اور قولی ہدایات سے فرمایا ہے۔

مسجد کی شرط تو نص قرآنی وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ میں موجود ہے یہ شرط اس لئے ضروری ہے کہ معتکف کو صحیح طور پر خلوت میسر آئے نیز ہر انسان کے دل میں یہ تاثر رہے کہ میں خدا کے گھر میں سوالی کے طور پر بیٹھا ہوں میں اس کے آستانہ پر دھونی رمائے ہوا ہے نیز یہ کہ اسے نماز باجماعت کا موقع ملتا رہے معتکف عام نمازیں اسی مسجد میں پڑھے گا جس میں وہ معتکف ہے البتہ جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جا سکتا ہے اسی بناء پر زیادہ پسندیدہ یہی ہے کہ اعتکاف معروف جامع مسجد میں ہو۔ لفظ مَسْجِدٍ جَامِعٍ عام ہے ہر اس مسجد پر اطلاق پاتا ہے جس میں نماز باجماعت ہوتی ہے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ (ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم معتکف ہونے کی صورت میں چلتے چلتے بیمار پرسی فرما لیا کرتے تھے مڑا نہیں کرتے تھے۔

تشریح:-

خاص بیمار پرسی اور عیادت کے لئے مسجد سے باہر جانا درست نہیں ہے ہاں معتکف قضائے حاجت کے لئے جا رہا ہو راستہ میں بیمار کا حال چلتے چلتے دریافت کرنا سنتِ نبوی کے مطابق ہے۔"

(۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ

(ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تو آپ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا یا ستونِ توبہ کے پیچھے حضور کے لئے تخت پوش یا چارپائی بچھا دی جاتی تھی۔

تشریح:- عام حالات میں معتکف زمین پر ہی سوتے ہیں۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو مقام اعتکاف میں تخت پوش بچھایا جا سکتا ہے مگر یہ اسی صورت میں ہوگا کہ اس سے نمازیوں کو کوئی دقت نہ ہو۔ مسجد کے اندر یا صحن میں مقام اعتکاف ہوتا ہے صحن میں خیمے لگانا بھی سنت سے ثابت ہے۔

(۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ

(باقی ص۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا ابوبکر ایوب مرحوم مبلغ ہالینڈ کا ذکر خیر

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے قائم مقام انچارج ہالینڈ مشن)

اس عالم ناپائدار میں غالباً موت سے زیادہ یقینی اور اٹل کوئی اور حقیقت نہیں لیکن یہی وہ امر ہے کہ اس کے واقع ہو جانے کے باوجود عرصہ تک دل اس بات کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوتا۔ انسانی روح مادی جسم کی قید سے آزاد ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو جاتی ہے اور دنیا کے لوگ جانے والے مقدس انسان کی رحلت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عظیم خلاء کو محسوس کر کے غم و اندوہ کی تصویر بن جاتے ہیں۔ گزشتہ ماہ محترم مولانا ابوبکر صاحب ایوب فاضل مبلغ انچارج ہالینڈ کا نہایت قیمتی وجود ہم سے رخصت ہوا۔ خدا گواہ ہے کہ اس مقدس اور بزرگ انسان کی رحلت پر بھی رشک آتا ہے کہ کس طرح انہوں نے عین جوانی میں اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی۔ وطن عزیز ۔۔۔ انڈونیشیا کو خیر باد کہہ کر قادیان میں رہائش اختیار کی اور اپنے آپ کو حصولِ تعلیم میں ہمہ تن وقف کر دیا۔ آپ کے پرانے ہم مکتب اور وہ لوگ جنہیں آپ کو اس زمانہ میں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے بتاتے ہیں کہ مرحوم و مغفور نے جوانی کا یہ زمانہ حد درجہ محنت و خلوص اور پاکدامنی سے بسر کیا۔ اور اخلاق فاضلہ کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر وفات کے دن تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو میدان تبلیغ میں بہت لمبا عرصہ نہایت احسن رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق دی۔

آپ نے ہالینڈ اور انڈونیشیا کی سرزمین میں دن رات اسلام کے پیغام کی منادی کی اور اس فریضہ کو سرانجام دیتے ہوئے اپنے اہل و عیال سے ہزاروں میل دور غریب الوطنی کے عالم میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اور ارشاد نبوی کے مطابق شہادت کا عظیم مقام حاصل کیا۔ لاریب یہ بہت بڑی سعادت ہے جو مولانا مرحوم کے حصہ میں آئی۔ کہ آپ نے ساری زندگی جہاد فی سبیل اللہ میں گزار دی۔ اور بالآخر

من قضیٰ نحبہ

کے مصداق بن کر رب جلیل و قدیر کے حضور حاضر ہو گئے۔

عمر کے تفاوت کی وجہ سے مجھے مولانا مرحوم کے ساتھ لمبے تعارف اور تعلق کی سعادت حاصل نہیں۔ آپ سے میری پہلی اور بہت مختصر سی ملاقات اسی سال ۲۶ مئی کو ہیگ میں ہوئی۔ اس کا موقع اس طرح پیدا ہو گیا کہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۰-۲۱ مئی میں شمولیت کی غرض سے وہاں حاضر ہوا تھا۔ لندن واپس جاتے ہوئے صرف آٹھ دس گھنٹے کے لئے ہیگ میں قیام کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس وقت مجھے مولانا ابوبکر ایوب صاحب سے زندگی میں پہلی بار ملنے کا اتفاق ہوا اور یہی مختصر سی ملاقات اب ان کی یادگار رہ گئی ہے کیونکہ ان کی وفات کی وجہ سے میری یہ ان سے آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ مولانا موصوف بہت تپاک سے ملے۔ اور خاصا عرصہ آپ کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا آپ مختلف موضوعات پر بہت پُر لطف گفتگو فرماتے رہے۔ آپ کی سادہ اور بامذاق طبیعت اور بزرگانہ شخصیت نے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ اس سفر میں مکرم برادرم محمد اسلم صاحب جاوید اور مکرم برادرم خالد اختر صاحب میرے ساتھ تھے۔

شام کو جب ہم تینوں نے رخصت کی اجازت چاہی تو علالت طبع کے باوجود آپ نے اصرار فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ سٹیشن تک ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور گاڑی کے روانہ ہونے تک ہمارے ساتھ رہے۔ رات کے وقت آپ کی اس تکلیف فرمائی کا ہماری طبیعتوں پر گہرا اثر تھا۔ اس ملاقات کے موقع پر آپ کے ساتھ چند تصاویر بھی اتروائیں اور آپ نے قرآن مجید کے ایک حصہ کی تلاوت بھی ریکارڈ کروائی۔

محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب فاضل عالم باعمل تھے۔ بلاشبہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت سے حصہ وافر عطا کیا تھا۔ آپ بے شمار اوصافِ حمیدہ سے متصف اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے اور یہ بہت حد تک یہ بات صحیح بھی ہے کہ انسان کی خوبیوں اور کمالات کا اندازہ اس کے گزر جانے کے بعد ہوتا ہے۔ مولانا موصوف کی وفات کے بعد آپ کی زندگی کے بعض ایسے پہلو نمایاں ہوئے ہیں جن سے آپ کی بلند پایہ شخصیت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں سکھائی جانے والی دعا

واجعل لی لسان
صدقٍ فی الآخرین

کے مطابق انسان کے مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر اس کے حسن سیرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اور یہ سعادت مولانا ابوبکر ایوب صاحب کے حصہ میں آئی کہ نہ صرف آپ کے دیرینہ رفقائے کار اور دوست احباب نے آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ کیا۔ بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں بطور خاص آپ کی خدمات جلیلہ اور اخلاص کا ذکر فرمایا۔ اور آپ کے حق میں بلند درجات کی دعا فرمائی۔

مرکز کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار کو ۱۸ ستمبر سے ہالینڈ مشن میں عارضی طور پر کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہاں آنے کے بعد میں نے یہ بات خاص طور پر محسوس کی ہے کہ نہ صرف احباب جماعت پر بلکہ غیر از جماعت احباب پر بھی محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب کے اخلاق فاضلہ اور بلند پایہ شخصیت کا بہت نمایاں اور پائدار اثر ہے۔ ہر ایک کو آپ کا مداح پایا۔ مختلف مجالس میں آپ کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور احباب جماعت آپ کی نمایاں خوبیوں کا اس محبت اور عقیدت سے بیان کرتے ہیں کہ دل رشک کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہر ایک شخص سے آپ کا ذاتی تعلق تھا۔ باوجود اس امر کے کہ آپ جب دوبارہ ہالینڈ تشریف لائے تو شروع ہی سے کسی قدر علیل تھے، آپ نے تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا جس سے زائرین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ آپ کی سادہ اور شگفتہ طبیعت بھی اس کشش کا باعث تھی۔ آپ کاموں میں بہت باقاعدہ، مالی امور میں بہت محتاط، خوش پوش، ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھنے والے مخلص اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھنے والے تھے۔ نو احمدی ڈچ احباب کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ اور انہیں اپنے سیکھے ہوئے علم کو استعمال کرنے کے عملی مواقع بھی مہیا فرماتے تھے۔

الغرض آپ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مخلصانہ خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب عطا کرے۔ ہمیں آپ کے اوصاف حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین۔

احادیث نبویہ کا درس

(بقیہ صفحہ ۳)

کُلِّھَا (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معتکف جو مسجد میں بند بیٹھ جاتا ہے وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس شخص کی طرح اسے نیکیوں کا بدلہ ملتا ہے جو گویا تمام نیکیوں کا بجا لانے والا ہے"۔

تشریح:۔

اعتکاف کرنے سے انسان ایک جگہ میں جو مقدس ترین مقام ہے بند ہو جاتا ہے اس سے روحانی طور پر ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت سی بدیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں مسجد سے باہر رہ کر جتنی نیکیاں وہ بجا لا سکتا تھا ان سب کا ثواب اسے نیت کی بنا پر مل جاتا ہے۔

اعتکاف کے ذریعہ سے مومنوں کو خاص روحانی ارتقا حاصل ہوتا ہے معتکف ہر پہلو سے فائدہ میں رہتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

عاجز عرصہ گیارہ سال سے ایک بالکل ناجائز تنازعہ میں مبتلا ہے۔ اس سے باعزت طور پر نجات کے لئے اور اہل و عیال کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے (راجہ بشیر الدین احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھوڑ رانجھا ضلع سرگودھا)۔

۲۔ میرے دادا جان میاں روشن دین صاحب کا بندش پیشاب کا اپریشن سول ہسپتال لائلپور میں ہو چکا ہے لیکن کمزوری بہت ہے انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (محمد داؤد طاہر ابن میاں [illegible] محمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کا دوسرا جلسہ سالانہ

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کا دوسرا جلسہ سالانہ ۲۳ اور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء (بروز ہفتہ، اتوار) مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے شرکت فرمائی۔

پہلا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے مسلمانان عالم کی موجودہ حالت زار کا نقشہ کھینچا اور سامعین کو اس کے علاج کی طرف توجہ دلائی ان کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب فاضل اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور نے علی الترتیب "امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات" و "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریکات" پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مولوی محمد عمر خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد بعد نماز مغرب منعقد ہوا تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "مقام خاتم النبیین" پر محترم مولانا چراغ دین صاحب نے "ظہور مہدی آخر الزمان اور ان کی تعلیمات" پر (پشتو زبان میں) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ نے "اسلامی عبادات کا فلسفہ" اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب "ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی" پر تقاریر کیں۔

دوسرے دن کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھائی نماز فجر کے بعد اس دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ جس میں صدر صاحب نے درس قرآن کریم دیا اور مربیان سلسلہ مکرم مولوی حمید اللہ صاحب (مردان) مکرم مولوی محمد امین صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان) اور مکرم مولوی رفیع احمد صاحب (کوہاٹ) نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اجلاس دوم زیر صدارت محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد اس اجلاس میں محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے "سفر حج کے حالات" اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے (پشتو میں) "دور حاضر میں احمدیوں کے فرائض" کے عناوین پر تقاریر کیں۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے سوالات کے جوابات دیئے۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی محمد عرفان صاحب پراونشل امیر منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے علی الترتیب "روشن سینہ اولاد"، "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "احمدیت کی خدمت اسلام" کے عناوین پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آخر میں صدر جلسہ نے مختصر خطاب کے بعد علماء سلسلہ۔ جلسہ میں شریک ہونے والوں اور جلسہ کا انتظام کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

پہلے دن حاضرین کو عشائیہ اور دوسرے دن ظہرانہ پیش کیا گیا۔ جلسہ میں مقامی جماعت کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ مردان، ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ، ڈاڈر، کوہاٹ، نوشہرہ، رسالپور، چارسدہ، پبی، شیخ محمدی، بازید خیل، اچینی، پایاں، شب قدر اور تمرتاب [؟] کے احمدی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کا ریڈیو پر اعلان کروا دیا گیا۔ بعض مقامی اخبارات میں اشاعت کے لئے بھی اعلان بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ بذریعہ ڈاک تمام جماعتوں کو جلسہ میں شرکت کے لئے تحریک کی گئی اور پوسٹر مشہور مقامات پر چسپاں کئے گئے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم نصیر احمد چوہدری حال ٹرنٹو کینیڈا کا نکاح عزیزہ شاہجہان بیگم۔ بی۔ ایس سی۔ بنت مکرم مرزا عبد الرحیم صاحب وکیل کراچی کے ہمراہ دس ہزار روپیہ مہر بعوض ۲۶/۹/۷۲ کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا اور دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

عطا محمد معرفت الفضل برادرز گول بازار ربوہ

ضروری اعلان

برائے اطلاع و آگاہی تمام احباب بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ آئندہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۵۱ھش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔ تجویز یہ تھی۔

عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور فرماتے ہوئے فرمایا:

"آج کے بعد جو بھی انتخاب ہوگا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہوگا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فی صد کو قرآن کریم پڑھا دیا ہے جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیے۔"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

ثواب دارین

وقت کا اہم تقاضا یہ ہے کہ عالم اسلام میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا کرنے اور اسلام کی خدمت کی لگن پیدا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کی ان مساعی کو خاص طور پر لوگوں کے سامنے لایا جائے جو ہمارے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین اور وہاں کی جماعتیں سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلغین کا لمحہ لمحہ اسلام کی سربلندی میں بسر ہو رہا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ یہ کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔

ان مساعی کا ذکر حکمت اور موعظہ حسنہ کے رنگ میں ماہنامہ "[؟] نامہ تحریک جدید" کے ذریعہ احباب تک پہنچایا جا رہا ہے۔ غیر از جماعت دوست ان مساعی سے یقیناً متاثر ہوتے ہیں اور اپنی اپنی جگہ اسلام کی خدمت کا جذبہ ان کے دلوں میں بھی پیدا ہونے لگتا ہے۔ جو دوست غیر از جماعت احباب کو یہ پرچہ دکھا کر ان کے دلوں میں دینی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے مستحق ہوں گے۔

ہمارے بعض مربی صاحبان نے اس سلسلہ میں ہم سے بھرپور تعاون کیا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں پرچہ غیر از جماعت دوستوں تک پہنچانے کا انتظام کیا ہے آپ بھی ایسا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مبارک خواہش

انصار پوری طرح اپنے محبوب آقا کی اس خواہش سے آگاہ ہیں کہ ہم انصار نے اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے مالی میدان میں آگے نکلنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے حضور نے چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر ایک پیسہ کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے انصار میں اس کے مطابق قدم اٹھانے کی صلاحیت یا قابلیت پیدا نہ کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ حضور کی زبان سے اس خواہش کا اظہار نہ کرواتا ضرورت صرف محنت کی ہے کونسی محنت؟ حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم نے خالی یہ نہیں فرمایا کہ محنت کرو بلکہ فرمایا ہے کہ اپنی محنت کو انتہا تک پہنچا دو۔ اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دو کیونکہ اس طرح تمہاری طاقتوں اور استعدادوں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔" (الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

لہٰذا اس ارشاد کی روشنی میں امید ہے کہ کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہیں رہے گی جو اجتماع سے قبل یعنی ۱۵ نبوت (نومبر) تک اپنا بجٹ سو فیصدی یا کم از کم تدریجی لحاظ سے پورا نہ کرے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء
جمعہ، ہفتہ، اتوار

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ عہدیداران مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں اور اپنی لجنہ میں اس کا اعلان کر دیں:-

۱- ہر لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی ضروری ہے خواہ وہاں سے ایک عورت ہی کیوں نہ آئے۔ آنے والی نمائندہ کے پاس لجنہ اماء اللہ کی تصدیق ہونی چاہیئے سوائے اس کے کہ وہ خود صدر ہو۔

۲- ماہ رمضان کی وجہ سے اس سال اجتماع ایک ماہ دیر سے ہو رہا ہے موسم ٹھنڈا ہو گا۔ اس لئے بستر موسم کے مطابق لائیں۔ بستر کی توشک ضرور ساتھ لائیں تا زمین پر بچھا کر سردی محسوس نہ ہو۔ سویٹر یا اور کوئی گرم کپڑا ضرور ساتھ ہو۔

۳- چھوٹے بچے ساتھ نہ لائیں۔ بچوں کی وجہ سے نمائندگان اجتماع کے پروگرام کی طرف توجہ نہیں دے سکتیں۔

۴- پہلے دن جمعہ کو صبح صرف ناصرات کا پروگرام ہو گا۔ لجنہ اماء اللہ کا پروگرام جمعہ کو تین بجے شروع ہو گا۔

۵- لجنہ اماء اللہ نے اس اجتماع کے لئے بیج بنوائے ہیں۔ سفید بیج کی قیمت ایک روپیہ اور سنہری کی ڈیڑھ روپیہ ہے اجتماع سے قبل ہی عہدہ داران بیج منگوا لیں۔ اجتماع کے موقع پر بھی مل سکیں گے۔

۶- ہر لجنہ کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ ان کارکنات کے نام ارسال کریں جنہوں نے گزشتہ پچاس سال میں کم از کم دس سال خدمات سر انجام دی ہیں ہر بہن کا نام ولدیت یا زوجیت۔ عرصہ خدمت لکھا ہوا ہو ایسی بہنوں کو اسناد دی جائیں گی۔

شکریہ احباب

میرے والد مرحوم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی وفات پر احباب جماعت نے بڑی کثرت سے تعزیتی خطوط لکھے ہیں۔ اور اس عاجز سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب دوستوں کا دلی طور پر شکرگزار ہوں اور فرداً فرداً ان سب احباب کو خطوط لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں تاہم مجموعی طور پر ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والد مرحوم کے جنازے پر ربوہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب جماعت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ نیز لاہور میں بھی محترم امیر صاحب، ان کی مجلس عاملہ کے تقریباً سب اراکین اور جماعت کے دوستوں نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ ان سب احباب کی ہمدردی کا بڑا گہرا اثر مجھ پر ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(مبارک محمود پانی پتی رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸ لاہور)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
اپنا قدم آگے بڑھائیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)

جماعت احمدیہ کے افراد اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ ہم اپنی جدوجہد کو اور تیز کریں۔ اور اپنا قدم اور آگے بڑھائیں۔ "نصرت جہاں سکیم" کو وسعت دینے کے لئے ضروری ہے کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدے سو فیصد پورے ہو جائیں۔ ۳۰ نومبر تک تو اسی فیصد وصولی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ اس تاریخ کو مدنظر رکھیئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست ہائے دعا

مکرم ملک رشید احمد خان صاحب مالک قیصر ہوٹل کراچی کی بڑی بیٹی جو اپنے شوہر اور دو چھوٹے بچوں کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہیں ان دنوں وہاں شدید بیمار ہیں۔ مکرم ملک صاحب اور دوسرے عزیز رشتہ دار ان کی بیماری کی وجہ سے از حد پریشان ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے عاجل اور صحت کاملہ عطا فرمائے اور غریب الوطنی میں ہر دکھ اور تکلیف سے محفوظ رکھے آمین۔ (یوسف سلیم۔ ربوہ)

۲- میری والدہ صاحبہ اہلیہ ملک مولا بخش صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان سیالکوٹ میں میری ہمشیرہ کے پاس سخت بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بیگم کرامت آف کراچی)

۳- خاکسار کے برادر خورد عزیزم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب زیروی گنج مغل پورہ لاہور کے بعض بچے اور عزیز بیمار ہیں۔ بالخصوص ان کے لڑکے عزیزم عبد الکریم صاحب زاہد ایم ایس سی بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت عزیز موصوف

تقرر امیر ضلع پشاور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم میاں محمود احمد صاحب کا تقرر بطور امیر ضلع پشاور تا ۳۰-۴-۷۴ منظور فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر اعلیٰ)

اور دیگر بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار صوفی خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

۴- عزیزم محمود احمد صاحب و مسعود احمد صاحب خورشید پسران حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے کاروبار میں ترقی اور عزیزم مسعود احمد خورشید کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

۵- میری نانی اماں عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد ملک نائب قائد و معتمد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

۶- میرے والد محترم ڈاکٹر میجر عبد الحق صاحب ملک ریٹائرڈ سول سرجن کے بائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ۲۷ تاریخ کو ان کا سی ایم ایچ کھاریاں ہسپتال میں [illegible] J.C.S کا اپریشن ہو گیا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی جلد صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (عبد المالک ملک)

۷- میرے والد حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ دیر سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب کمزوری بڑھ رہی ہے میری والدہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (طارق محمود انور۔ ربوہ)

۸- برادرم محمد احسان صاحب بٹ فورمین دوران ملازمت سرنائی ضلع سبی (بلوچستان) ڈیوٹی دینے کے بعد مل سے باہر نکل رہے تھے تو بعض لوگوں نے ان پر اچانک حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ فوری طور پر ہسپتال داخل کیا گیا احباب جماعت سے ان کی مکمل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے (محمد فضل بٹ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵